روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 14 جنوری 2013ء ...... صفر 1434 ہجری 14 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 12

مومنوں سے توقع

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بُغض پیدا کردے اور تمہیں ذکرِ الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔

(المائدہ:92)

ارشادات عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

نشوں کے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجہ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 70)

حقہ نوشی کے متعلق فرمایا کہ:

انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جب کہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو نہ منع کہتا اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 159)

حقہ نوشی کے متعلق ذکر آیا۔ فرمایا:

اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے۔ منہ سے بو آتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 538)

تجارت کا ایک سنہری اصول

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”ہر ایک تاجر کی ایک الگ سیاست ہے اور ہر ایک پیشہ ور کی الگ۔ تاجر کی سیاست تو یہ ہے کہ وہ باہر سے مال اس بے احتیاطی اور کثرت سے خریدے کہ اس کی دکان میں ہی پڑا خراب ہوتا رہے اور نہ اتنا کم لائے کہ لوگوں کی ضروریات بھی پوری نہ ہوں بلکہ وہ ضروریات کو دیکھتا ہوا کسی چیز کی خریداری پر ہاتھ ڈالے تاکہ نہ اس کو ایک لمبے عرصہ تک خریداروں کا انتظار کرنا پڑے اور نہ یہ ہو کہ اس کے ہاں سے مال ہی نہ ملے۔ اسی طرح پیشہ ور کی سیاست یہ ہے کہ نہ تو اشیاء کے تیار کرنے میں اتنی دیر لگائے جس سے مانگ کا وقت گزر جائے اور نہ اتنا پہلے کہ ابھی مانگ کا موقع ہی نہ آئے اور وہ اشیاء کے تیار کرنے میں مصروف رہے۔“

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 381)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خسرہ سے بچاؤ کا نسخہ

ملک میں بچوں میں خسرہ کی بیماری وبائی صورت اختیار کر رہی ہے اس سے بچاؤ اور علاج کیلئے ہومیوپیتھی کا نسخہ درج ذیل ہے۔

1۔ بچاؤ/حفظ ماتقدم

ماربلینم Morbilinum 200

ہفتہ وار ایک خوراک

ایک مہینے کیلئے (کل چار خوراک)

2۔ مرض لاحق ہوجائے تو

ماربلینم Morbilinum 200

ایک 2 خوراکیں

مکمل فرق نہ پڑنے کی صورت میں

پلسٹیلا Pulsatilla 200

2۔3 خوراکیں۔

(نظارت امور عامہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 46

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

یہ مختصر خطبہ بتاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی بہتری اور ان کا امن کیسا مدنظر تھا اور عورتوں اور کمزوروں کے حقوق کا آپ کو کیسا خیال تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محسوس کر رہے تھے کہ اب موت قریب آرہی ہے شاید اللہ تعالیٰ آپ کو بتا چکا تھا کہ اب آپ کی زندگی کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ آپ نے نہ چاہا کہ وہ عورتیں جو انسانی پیدائش کے شروع سے مردوں کی غلام قرار دی جاتی تھیں ان کے حقوق کو محفوظ کرنے کا حکم دینے سے پہلے آپ اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ جنگی قیدی جن کو لوگ غلام کا نام دیا کرتے تھے اور جن پر طرح طرح کے مظالم کیا کرتے تھے آپ نے نہ چاہا کہ ان کے حقوق کو محفوظ کر دینے سے پہلے آپ اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ بنی نوع انسان کا باہمی فرق اور امتیاز جو انسانوں میں سے بعض کو تو آسمان پر چڑھا دیتا تھا اور بعض کو تحت الثریٰ میں گرا دیتا تھا۔ جو قوموں قوموں اور مُلکوں مُلکوں کے درمیان تفرقہ اور لڑائی پیدا کرنے اور اس کو جاری رکھنے کا موجب ہوتا تھا آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اِس تفرقہ اور امتیاز کو مٹا نہ دیں اِس دنیا سے گزر جائیں۔ وہ ایک دوسرے کے حقوق پر چھاپے مارنا اور ایک دوسرے کی جان اور مال کو اپنے لئے جائز سمجھنا جو ہمیشہ ہی بداخلاقی کے زمانہ میں انسان کی سب سے بڑی لعنت ہوتا ہے آپ نے نہ چاہا کہ جب تک اِس روح کو کچل نہ دیں اور جب تک بنی نوع انسان کی جانوں اور ان کے مالوں کو وہی تقدس اور وہی حرمت نہ بخش دیں جو خدا تعالیٰ کے مقدس مہینوں اور خدا تعالیٰ کے مقدس اور بابرکت مقاموں کو حاصل ہے آپ اس دنیا سے گزر جائیں۔ کیا عورتوں کی ہمدردی، ماتحت لوگوں کی ہمدردی، بنی نوع انسان میں امن اور آرام کے قیام کی خواہش اور بنی نوع انسان میں مساوات کے قیام کی خواہش اتنی شدید دنیا کے کسی اور انسان میں پائی جاتی ہے؟ کیا آدم سے لے کر آج تک کسی انسان نے بھی بنی نوع انسان کی ہمدردی کا ایسا جذبہ اور ایسا جوش دکھایا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں آج تک عورت اپنی جائیداد کی مالک ہے۔ جبکہ یورپ نے اس درجہ کو اسلام کے تیرہ سَو سال بعد حاصل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا ہر شخص دوسرے کے برابر ہو جاتا ہے خواہ وہ کیسی ہی ادنیٰ اور ذلیل سمجھی جانے والی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ حریت اور مساوات کا جذبہ صرف اور صرف اسلام نے ہی دنیا میں قائم کیا ہے اور ایسے رنگ میں قائم کیا ہے کہ آج تک بھی دنیا کی دوسری قومیں اس کی مثال پیش نہیں کرسکتیں۔ ہماری (بیت) میں ایک بادشاہ اور ایک معزز ترین مذہبی پیشوا اور ایک عامی برابر ہیں ان میں کوئی فرق اور امتیاز قائم نہیں کرسکتا۔ جبکہ دوسرے مذاہب کے معبد بڑوں اور چھوٹوں کے امتیاز کو اب تک ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔ گو وہ قومیں شاید حریت اور مساوات کا دعویٰ مسلمانوں سے بھی زیادہ بلند آواز سے کر رہی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

جب اس سفر سے آپ واپس آرہے تھے، تو راستہ میں پھر آپ نے اپنے صحابہ کو اپنی وفات کی خبر دی۔

آپ نے فرمایا اے لوگو! میں تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغامبر میری طرف آئے اور مجھے اُس کا جواب دینا پڑے۔ پھر فرمایا اے لوگو! مجھے میرے مہربان اور خبردار آقا نے خبر دی ہے کہ نبی اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر پاتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال کے قریب تھی اور اس سے آپ نے استدال کیا کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔ چونکہ اُس وقت آپ کی عمر باسٹھ تریسٹھ سال کی تھی آپ نے اِس طرف اشارہ فرمایا کہ میری عمر اب ختم ہونے والی معلوم ہوتی ہے۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ ہر نبی اپنے سے پہلے آنے والے نبی سے آدھی عمر پاتا ہے بلکہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اور اپنی عمر کا مقابلہ کیا ہے) اور مجھے خیال ہے کہ اب جلدی مجھے بلایا جائے گا اور میں فوت ہو جاؤں گا۔ اے میرے صحابہ! مجھ سے بھی خدا کے سامنے سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا تم اُس وقت کیا کہو گے؟ اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم کہیں گے کہ آپ نے خوب اچھی طرح اسلام کی تبلیغ کی اور آپ نے اپنی زندگی کو کُلّی طور پر خدا کے دین کی خدمت کے لئے لگا دیا اور آپ نے بنی نوع انسان کی خیر خواہی کو کمال تک پہنچا دیا۔ اللہ آپ کو ہماری طرف سے بہتر سے بہتر بدلہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اِس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ ایک ہی ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور رسول ہیں اور جنت بھی حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے اور یہ کہ موت بھی ہر انسان کو ضرور آنی ہے اور موت کے بعد زندگی بھی ہر انسان کو ضرور ملے گی اور قیامت بھی ضرور آنی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو قبروں میں سے دوبارہ زندہ کر کے اکٹھا کرے گا۔ انہوں نے کہا ہاں یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم اِس کی گواہی دیتے ہیں۔ اِس پر آپ نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے اللہ! تو بھی گواہ رہ کہ میں نے انہیں اصولِ اسلام پہنچا دیئے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس حج سے واپس آنے کے بعد برابر مسلمانوں کے اخلاق اور ان کے اعمال کی اصلاح میں مشغول رہے اور مسلمانوں کو اپنی وفات کے دن کی امید کے لئے تیار کرتے رہے۔ ایک دن آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ آج مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اُس دن کو یاد کرو جب خدا تعالیٰ کی نصرتیں اور اُس کی طرف سے فتوحات گزشتہ زمانہ سے بھی زیادہ زور سے آئیں گی اور ہر قوم و ملت کے لوگ اسلام میں فوج درفوج داخل ہونے شروع ہوں گے۔ پس اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اب تم خدا تعالیٰ کی تعریف میں لگ جاؤ اور اُس سے دعا کرو کہ دین کی بنیاد جو تم نے قائم کی ہے وہ اِس میں سے ہر قسم کے رخنوں کو دُور کرے۔ اگر تم یہ دعائیں کرو گے تو خدا تعالیٰ ضرور تمہاری دعاؤں کو سنے گا۔ اِسی طرح آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے بندے سے کہا کہ خواہ تم ہمارے پاس آجاؤ اور خواہ تم دنیا کی اصلاح کا کام بھی کچھ اَور مدت کرو۔ خدا کے اس بندے نے جواب میں کہا کہ مجھے آپ کے پاس آنا زیادہ پسند ہے۔ جب آپ نے یہ بات مجلس میں سنائی تو حضرت ابوبکرؓ رو پڑے۔ صحابہ کو تعجب ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسلام کی فتوحات کی خبر سنا رہے اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا اِس بڈھے کو کیا ہو گیا کہ یہ خوشی کی خبر پر روتا ہے! مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے تھے کہ ابوبکرؓ ہی آپ کی بات کو صحیح سمجھتا ہے اور اُس نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اس سورۃ میں میری وفات کی خبر ہے۔ آپ نے فرمایا ابوبکر مجھ کو بہت ہی پیارا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے غیر محدود پیار کرنا جائز ہوتا تو میں ابوبکر سے ایسا ہی پیار کرتا۔ اے لوگو! مسجد میں جتنے لوگوں کے دروازے کھلتے ہیں آج سے سب دروازے بند کر دیئے جائیں صرف ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔

اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں اس راستہ سے آنا پڑے گا۔ اس واقعہ کے مدتوں بعد جب حضرت عمرؓ خلیفہ تھے ایک دفعہ آپ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا بتاؤ اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح والی سورۃ میں سے کیا مطلب نکلتا ہے؟ گویا اس مضمون کے متعلق آپ نے اپنے ہم مجلسوں کا امتحان لیا جس کے سمجھنے سے وہ اس سورۃ کے نزول کے وقت قاصر رہے تھے۔ ابن عباسؓ جو اِس واقعہ کے وقت دس گیارہ برس کے تھے اُس وقت کوئی 18,17 سال کے نوجوان تھے۔ باقی صحابہ تو نہ بتا سکے ابن عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! اس سورۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی گئی ہے کیونکہ نبی جب اپنا کام کر لیتا ہے تو پھر دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا سچ ہے میں تمہاری ذہانت کی داد دیتا ہوں۔ جب یہ سورۃ نازل ہوئی ابوبکر اس کا مفہوم سمجھے مگر ہم نہ سمجھ سکے۔

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

☆ پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

☆ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم حنیف محمود صاحب

جلسہ سالانہ یوکے 2012ء اور امام وقت کی شفقتوں کی داستان

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً یہ بشارت دی تھی کہ ”میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 239)

اور اس الہام کے اندراج کے بعد اسی کتاب میں اس سلسلہ میں فرمایا کہ ”ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی“

حضرت مسیح موعود کے ساتھ یہ الٰہی وعدہ نہ صرف آپ کی زندگی میں بڑی شان سے پورا ہوا بلکہ آپ کے بعد خلفائے احمدیت کے ذریعہ پوری شان اور آب وتاب کے ساتھ پورا ہوتا چلا آرہا ہے۔

جماعت اور خلیفہ میں پیار اور محبت کا رشتہ تاریخ احمدیت کے روشن باب کے حسین اوراق ہیں اور احمدیت کے ماتھے کا جھومر، ماں سے زیادہ پیار کرنے والا، محبتیں لوٹانے والا، دن رات دعائیں دینے والا، ان کے غم اور خوشی میں برابر کا شریک ہونے والا وجود، عالم احمدیت سے باہر آپ کو کسی جگہ نظر نہیں آئے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ

”خلیفہ بن کر مجھ پر بڑا بوجھ پڑا ہے اگر خدا تعالیٰ ہی کا فضل نہ ہوتا اور اس کی غریب نوازی میری دستگیری نہ کرتی تو میں اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل نہ تھا۔ مگر اس نے اپنے فضل سے مجھے قوت دی جس کا ایک بیٹا بیمار ہو اس کی حالت کا اندازہ مشکل ہوتا ہے پھر جس کے لاکھوں بیٹے ہوں اور مختلف حاجتوں اور بوجھوں سے ان کی حالت اس کے لئے درد کا باعث ہو۔ اندازہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اسے کس قدر تکلیف ہوسکتی ہے مگر اللہ ہی کا فضل ہے جو میں دل کے باغ میں رہتا ہوں۔ پس اس قسم کی ہمدردی کا احساس کرنے والا دل پہلو میں رکھنے والا انسان دنیا کو خدا کے فضل کے بدوں میسر نہیں آتا۔“

(خطبات نور صفحہ 478-479)

حضرت مصلح موعود نے ایک بار اس کا نقشہ اس طرح کھینچا تھا:۔

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔“ (انوار العلوم جلد2 صفحہ 156)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس سلسلہ میں اپنی قلبی کیفیات اور دعاؤں کا تذکرہ ایک دلگداز رنگ میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کیلئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جن لوگوں نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ ان کی مرادیں پوری کردے۔ اے خدا! جو مجھے لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کردے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دُعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو بھی دور کردے اور حاجتیں بھی پوری کردے۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 493)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

”جماعت کا جو ذاتی تعلق خلیفہ وقت سے ہوتا ہے اور خلیفہ وقت کو جو گہری محبت اپنی جماعت سے ہے اس کا کوئی دوسرا عالم دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا کہ وہ رشتہ ہے کیا؟ اس قدر گہرا محبت اور پیار کا رشتہ ہے کہ خونی رشتوں میں اس کی مثال نہیں ملتی اور ایسی فدائیت ہے دوسری طرف سے بھی جماعت کی طرف سے بھی کہ اس کا کوئی نظارہ اور جگہ دکھائی نہیں دے سکتا“ (خطبات طاہر جلد7 صفحہ 110)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ

”میری زندگی میرا اٹھنا بیٹھنا میرا جینا اور میرا مرنا آپ کے ساتھ ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ میں خدا کی راہ کے درویشوں کی محبت کو کبھی بھلا سکوں۔ کوئی دنیا کی طاقت اس محبت کو میرے دل سے نوچ کر باہر نہیں پھینک سکتی۔ کوئی دنیا کی کشش، کوئی دنیا کی نعمت میری نگاہوں کو آپ کی طرف سے ہٹا کر اپنی طرف منتقل نہیں کر سکتی۔ لاکھوں خدا کے پیارے ہیں جو مجھے بھی بہت پیارے ہیں، لاکھوں پیارے ہیں جو آپ کی طرح اپنے امام سے اور مجھ سے محبت کرتے ہیں صرف اس لئے کہ خدا کی طرف سے میں اس مقام پر فائز کیا گیا ہوں“ (خطبات طاہر جلد3 صفحہ 532)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عشاق سے محبت و پیار کا اظہار اپنے ایک پیغام میں فرمایا جو آپ نے ممبران مجلس مشاورت 2011 کو مخاطب ہوکر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”پاکستان کی جماعتیں ملکی اور جماعتی حالات کی وجہ سے جن پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کر رہی ہیں وہ ہر وقت مجھے متفکر رکھتی ہیں۔ یہ حالات جن میں سے آپ لوگ گزر رہے ہیں ہر وقت فکر میں ڈالے رکھتے ہیں اور 28 مئی 2010ء کے واقعہ کے بعد جس میں جماعت نے ایک بہت بڑی اجتماعی قربانی اور وفا کی تاریخ رقم کی اس نے توان فکروں کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ ہر جمعہ کا دن جب تک آپ کی طرف سے خیر کی خبر نہ آجائے بے چین گزرتا ہے۔ اس بے چینی کو دور کرنے کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی حل نہیں کہ دعا اور صدقات سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگیں۔ جس کے لئے میں کوشش کرتا ہوں اور اللہ سے بھیک مانگتا ہوں کہ اگر میری دعاؤں میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو صرف نظر فرما اور میرے پیاروں کو اپنی پناہ میں لے لے۔ اُس عافیت کے حصار میں لے لے جس تک کوئی دشمن نہ پہنچ سکے۔ دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دے۔“ (فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء)

اپنے پیارے امام سے ملنے والی محبت کے حوالے سے ہر احمدی کے بھی اسی طرح کے جذبات ہیں کہ یہ قصص سمجھ سے بالا ہیں اور جس کسی کے حصہ میں آئیں اس کے زہے نصیب۔ یہ انمول محبت خدا تعالیٰ کی دین ہے جو دنیا بھر کے خزانے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ محض فضل خداوندی ہے۔ خاکسار کو جلسہ سالانہ یوکے 2012ء میں شمولیت کی توفیق ملی۔ لندن میں قریباً اڑھائی ماہ قیام رہا۔ اس دوران مختلف قومیتوں کے احمدیوں سے ملنے کا موقعہ ملتا رہا۔ پاکستان سے گئے ہوئے احمدی حضرات خواہ وہ جلسہ کے لئے گئے تھے یا حصول علم کے لئے یا اسائلم سیکرز۔ ان کے چہروں سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ پیار نظر آتا اس لئے سمجھ آتا ہے کہ خلافت سے براہ راست فیض پا چکے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے پیار لینے کی بہاریں وہ دیکھ چکے تھے لیکن ہر قوم سے تعلق رکھنے والے احمدی کی آنکھوں میں حضرت خلیفۃ المسیح سے نظر آنے والا پیار آپ کو کچھ عرصہ کے لئے ایک دوسری دنیا میں لے جاتا ہے۔ جس کسی سے بات ہوتی تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اپنے ساتھ پیار بھری داستان سنانا شروع کر دیتا۔ یوں لگتا کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح اسی کے ہیں۔ ہر دوسرے کے لب پہ یہ ہوتا کہ پیارے حضور سے دُعا کی درخواست کی تھی۔ حضور نے یہ الفاظ فرمائے تھے ان الفاظ اور حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھ پر اللہ تعالیٰ کے یہ یہ احسانات ہوئے۔ بالخصوص اسائلم سیکرز اپنے کیسز کی منظوری کے حوالہ سے ایسی محبت بھری داستانیں سنا کر اپنے محسن خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کی نمازوں کے رنگ ہی اور نظر آئے وہ بیت الفضل میں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے لئے پون پون گھنٹہ کی بلکہ اس سے کہیں زیادہ پیدل walk کر کے تشریف لاتے اور بیت الفضل کے اندر جانے کیلئے لمبی قطار لگا کر انتظار کرتے دکھائی دیتے تھے۔ شاید اس کی ایک وجہ بابرکت بیت الفضل ہے جس میں چار خلفاء نے نمازیں ادا کی ہیں۔

مجھے ایک دوست ملے جو لاہور سے مع فیملی وہاں گئے ہیں۔ وہ 10 میل کی مسافت (تقریباً 15 کلومیٹر) اپنی کار پر طے کر کے تین بچوں سمیت فجر کی نماز بیت الفضل میں آکر ادا کرتے ہیں۔ بچوں کی عمریں ابھی چھوٹی ہیں مجھے احساس ہوا کہ شاید یہ بچوں پر سختی کر کے ساتھ لاتے ہیں۔ میرے استفسار پر انہوں نے بتلایا کہ میں 28 مئی کے سانحہ لاہور میں دارالذکر میں موجود تھا خداوند کریم نے مجھے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ اس چیز کا میرے بچوں پر بہت اثر ہے اور وہ نمازیں بھی ادا کرتے ہیں اور خداوند کریم کا شکر بھی۔ اس لئے وہ میرے ساتھ چلے آتے ہیں۔

گویا ہر طرف بالخصوص جلسہ کے دنوں میں اپنے امام سے محبت کرنے والے متوالوں کا ایک سمندر تھا جو امڈتا ہوا نظر آتا تھا۔ اپنے پیارے امام کے دیدار کی خاطر مرد کیا خواتین بھی اسی جوش وجذبہ کے ساتھ بلکہ کہیں بڑھ کر قطار بنائے نظر آئیں۔ حضور کا دیدار عشاق کے لئے عید کی خوشی سے کم نہ ہوتا تھا۔ انہیں پیارے حضور کا دیدار ہی مقصود نہ ہوتا تھا۔ بلکہ وہ ایسی جگہ ڈھونڈ کر بیٹھنے کو ترجیح دیتے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح کے تشریف لاتے یا لے جاتے وقت نظر شفقت پڑ سکے۔ جس کی بنا پر دُعا بھی ملے اور شاید یہ دعا بھری نظر شفقت ہماری تقدیر ہی بدل دے۔ ہمارے گناہ بھسم ہو جائیں۔ کچھ ایسی ہی کیفیت مجھے بیت الفتوح میں جمعہ کے روز نظر آتی رہی۔ حضور انور کا قریب سے دیدار کرنے کے لئے یہ عشاق صبح 9 بجے ہی حاضر ہوکر قطار میں لگ جاتے۔ ان میں بزرگ حضرات اور بچے بھی ہوتے جن کے لئے اتنا لمبا کھڑا ہونا یا اتنا انتظار کرنا مشکل ہوتا ہے مگر

اپنے امام کی محبت دل میں لئے وہ ہر جمعہ پر ایسا کرتے دکھلائی دیتے ہیں۔ان میں بعض علی الصبح پیدل چل کرآئے ہوتے اور بعض باوجودٹرانسپورٹ بہت مہنگی ہونے کے وہاں پہنچے ہوتے یہ کیفیت تو میں نے اپنے قیام کے آخری دنوں میں اس وقت بھی دیکھی جب سرد ہوائیں چلنی شروع ہو گئی تھیں۔ان سرد ہواؤں نے بھی اس محبت کی تپش کو سرد نہیں ہونے دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی اپنے عشاق سے بے پناہ محبت کوالفاظ کے سانچے میں نہیں ڈھالا جاسکتا۔میں نے اکثر دیکھا کہ دعوت کے موقعہ پر حضور کے نزدیک بیٹھے جب یہ دیکھتے کہ حضور نے کھانا تناول فرمالیا ہےتو وہ اپنے آقا سے تبرک طلب کر لیتے۔بعض کوحضور اپنا پیا ہوا پانی عنایت فرماتے۔ بعضوں کواستعمال میں آنے والےٹشو یا بعضوں کو کوئی اور چیز۔ان میں بڑے بڑے بزرگ بھی ہوتے مگروہ اپنے آقا کے سامنے طفل مکتب ٹھہر کر ان برکات سے نہ صرف خود محظوظ ہوتے بلکہ اس پُرکیف نظارے کو دیکھنے والا یہ سوچ کر حظ اٹھا رہا ہوتا کہ دیکھیں خلافت کے ساتھ پیار اور محبت کا یہ بھی ایک انداز ہے۔وہ تبرک اس لئے مانگ کر لے رہے ہیں شاید اس ایک گھونٹ سے ان کی روحانیت میں اضافہ ہوجائے۔ دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ''وہ بادشاہ آیا'' (تذکرہ 584) کا الہام بار بار پورا ہوتا دیکھنے کو ملا۔آپ اپنے عشاق میں تبرکات بانٹتے نظر آئے۔ایک واقعہ جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔وہ یہ تھا کہ حضور نے بیت الفتوح میں مکرم سید لئیق احمد صاحب شہید لاہور کی صاحبزادی کی رخصتی میں از راہ شفقت شرکت فرماکر دُعا کروائی۔کھانے کے بعد حضور کے بائیں طرف بیٹھے دلہا نے اپنے Oily ہاتھ کوٹشو سے صاف کر لئے مگر Gravy کی وجہ سے وہ چِپ چِپ کررہے تھے۔دولہا نے ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے اپنی انگلیوں کو آپس میں چپکا کر دیکھا کہ تیل والا ہاتھ صاف ہوا ہے کہ نہیں۔حضور کی نظر دلہا کو ہاتھ کی انگلیاں چپکاتے پڑ گئی اور اپنی جیب سے ہاتھ صاف کرنے کیلئے Wet Tissue نکال کر دیا۔ دلہا پہلے ہی پھولے نہیں سما رہا تھا کہ مجھے حضور کے پہلو میں بیٹھنے کی سعادت مل رہی ہے۔اور اوپر سے حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملنے والا مبارک ٹشو جو رہتی دنیا تک ان کی نسلوں کے لئے تبرک ثابت ہوگا اور وہ بڑے فخر سے اپنے بچوں کو یہ کہہ سکے گا کہ یہ ٹشو رخصتی کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ہاتھ صاف کرنے کیلئے مجھے دیا تھا۔حضور نے اپنے مبارک ہاتھ جس Wet Tissue سے صاف فرمائے۔وہ ٹشو میرے حصہ میں آیا۔الحمدللہ

جلسہ سالانہ کے بعد مختلف ممالک اور براعظموں سے آئے ہوئے مہمانوں کے اعزاز میں دعوتیں ہوتی ہیں۔جس میں حضور بھی تشریف لاتے ہیں۔ان مواقع پر بھی میں نے بڑے غور سے نوٹ کیا کہ حضور بعض دوستوں کوروٹی، چاول یا پانی تبرک کے لئے بھجواتے رہے۔مثلاً سندھ کی زمینوں سے آئے ہوئے ایک دوست کوحضور نے زردہ چاول کی کروڑی اپنی پلیٹ اور چمچ سمیت بھجوائی۔اس کی خوشی دیدنی تھی۔اس نے وہ چمچ استعمال کے بعد فوراً اپنی جیب میں ڈال لیا کہ میرے لئے اور میری اولاد کیلئے یہ سرمایہ حیات ہے۔بعضوں کو روٹی تبرک کرکے عنایت کرتے دیکھا۔ایک دوست کواپنا پیا ہوا پانی بھجوایا اور بعض دوست اپنی روٹی تبرک کرنے کے لئے بھجواتے رہے جنہیں حضور چھوٹا سا لقمہ لے کر مبارک فرماتے رہے۔

آقا اور خادم کے درمیان محبت بانٹنے کے ان واقعات کو دیکھ کر دعوت میں شریک احباب محظوظ ہوتے رہے اور تبرک وصول کرنے والوں کو مبارکبادیں دینے میں مصروف نظر آئے۔مجھے ایسے تمام مواقع پر ایک انگریزی محاورہ یاد آتا رہا کہ

Selection among the crowd is a proud for the chosen one.

کہ اتنے بڑے اژدہام سے کسی پر امام وقت کی نظراس کے لئے فخر سے کم بات نہیں ہے۔

عیدالفطر کے روز حضور اسلام آباد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور آپ کی بیگم صاحبہ کی قبر پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔دعا کے بعد اسلام آباد میں حضور نے بڑے پیارے انداز میں نوجوانوں کو نشانہ کی مشق کروائی۔بعدازاں وہاں مقیم افراد اور ملاقات کیلئے آنے والے مہمانوں کوشرف ملاقات بخشا اور واقفین نو بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائی۔میں نے چھوٹے چھوٹے ننھے منے واقفین نو کو دیکھا کہ وہ چاکلیٹ کھا کر اپنی ماؤں کو کہہ رہے تھے کہ یہ مبارک ریپر ہے جسے حضور نے چھوا ہے اسے سنبھال لیں اور بعض بچوں کو مائیں اس طرف توجہ دلا رہی تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح سے بچوں کی محبت اور پیار کی داستان بھی نرالی ہے۔میری ایک عزیزہ کی اپنی فیملی کے ساتھ حضور سے ملاقات کے دوران فوٹو بھی ہوئی۔اس فوٹو میں ایک تین سالہ بچے کی حضور سے وفورمحبت کو دیکھ کر انسان ششدر رہ جاتا ہے کہ وہ فوٹو کے دوران دنیا و مافیھا سے آزاد ہوکر اپنے آقا کے ہاتھ کو چوم رہا ہے جبکہ اس عمر کے بچے بالعموم فوٹو کھنچواتے اکثر کیمرہ کی طرف یا کسی اور طرف دیکھتے ہیں۔اسی طرح ایک عزیزہ کی دوسالہ بچی دوران فوٹو اپنے باپ کی گود میں بیٹھی حضور انور کو دیکھ کر اپنی پیاس بجھا رہی ہے۔خلافت سے یہ عشق اور یہ پیار اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے بچوں میں بھی پیدا کردیا ہے۔

تبرک کی بات چلی ہےتو MTA پر حضور کے دورہ بینن کی رپورٹ نشر ہوتی دیکھی تو بہت دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ سننے کو ملا کہ حضور دورہ کے دوران ALADA تشریف لے گئے جہاں King of Alada سے ملاقات کا انتظام ان کے گھر میں تھا۔ بادشاہ نے دوران ملاقات اپنے باغ کے اناس سے تیارشدہ شربت حضور کی خدمت میں پیش کیا۔حضور نے کچھ نوش فرمایا۔باقی کا حصہ مربی صاحب انچارج (جو حضور کے داہنے ہاتھ بیٹھے ترجمہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے) نے بطور تبرک لینا چاہا۔تو ملکہ نے آگے بڑھ کر خود یہ کہتے ہوئے لیا کہ ''آج اس برکت پر ہمارا حق ہے۔شاید اس سے میری بیماریاں دور ہوجائیں''

پیارے آقا کے دل میں اپنے خدام کی محبت کا اندازہ اس سے لگا لیں کہ مجھے ایک نوجوان محمد عاصم (جو لاہور میں میرے بطور مربی قیام کے دوران ابھی طفل تھے) نے مجھے بتلایا کہ میں نے اپنے کیس کے سلسلہ میں عدالت میں جانے سے قبل اپنے آقا سے دُعا کی درخواست کی کہ حضور کل انٹرویو ہے کامیابی کے لئے دعا کریں۔میں اگلے روز انٹرویو تو دے آیا کامیابی بھی ہوئی۔مگر حضور کو اطلاع دینے میں غفلت ہوئی۔ابھی دن نہیں ڈھلا تھا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فون پر بلوایا (میرا گھر بیت الفضل سے دومنٹ کی Walk پر ہے) اور انٹرویو کے بارے یہ کہہ کر پوچھا کہ حضور نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ عاصم کو بلا کر انٹرویو کے بارے میں پوچھیں اس کا آج انٹرویو تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ 2009ء میں میری بیٹی عزیزہ بقعۃ النور کے ساتھ پیش آیا۔وہ جرمنی میں مقیم ہیں۔خاکسار کو اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔جرمنی سے یہ بچی ہمیں ملنے کو بے چین تھی۔ان کا لندن کا ویزہ Reject ہو چکا تھا۔بیٹی نے حضور سے دُعا کی درخواست کی کہ حضور دُعا کریں ویزا لگ جائے والدین کو ملنے کو دل بے چین ہے۔حضور کی دعا کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اپیل پر ویزہ لگ گیا۔وہ جلسہ سالانہ پر آئی۔ہم سے ملاقات کی خواہش بھی پوری ہوئی۔جلسہ کے بعد حضور انور سے ملاقات میں حضور نے فرمایا کہ خود یہاں آکر مزے لے رہی ہے اور مجھے بتلایا تک نہیں۔میں جلسہ کے دوسرے روز لجنہ سے خطاب کے لئے جب جا رہا تھا تو آپ اس وقت بھی میرے ذہن میں تھیں کہ نہ جانے وہ بچی اس وقت یہاں (مارکی) میں موجود ہے یا نہیں۔

جہاں تک جلسہ سالانہ کا تعلق ہے۔اس کے نظارے ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں کو تازہ کر گئے۔روحوں کی تازگی کا موجب بنے اور ایمانوں کو جِلا بخش گئے۔واقعتاً ایک روحانی ماحول حدیقۃ المھدی میں نظر آیا۔یوں لگ رہا تھا کہ ہم تمام فرشتوں کے جھرمٹ میں ہیں۔جلسہ کوفرشتوں نے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ تمام مہمان آرام سے کھانا کھا رہے ہیں۔ہزاروں گاڑیاں آرام سے آجا رہی ہیں۔کوئی کسی سے جھگڑ نہیں رہا۔سب مکمل اطاعت کر رہے ہیں۔لوگ اپنی ذاتی ٹرانسپورٹ کے باوجود جلسہ گاہ میں رہائش کو ترجیح دے رہے تھے تا جلسہ کے روحانی ماحول میں رہیں۔باوجود شدید سردی کے نماز تہجد ادا کریں۔بعض نے حدیقۃ المھدی کے اردگرد ہوٹل ریزرو کروا رکھے تھے۔مگر وہ بھی نماز تہجد کی خاطر جلسہ گاہ میں ہی رہے۔گویا حدیقۃ المھدی میں ایک شہر آباد تھا اور 30 ہزار کے قریب عشاق احمدیت کا مسکن تھا۔دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے مرد و زن، بچے، بوڑھے اور نوجوان روحانی ماحول میں اس طرح رچ بس گئے تھے کہ دنیا ومافیھا سے بے خبر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز نظر آئے اور ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر تھیں۔اس موقعہ پر میں نے مشاہدہ کیا کہ بعض عرب اور افریقن دوستوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے نونہالان کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی۔یہ بچے پہلی دفعہ اس روحانی ماحول کو دیکھ رہے تھے۔اپنے پیارے امام کا پہلی دفعہ دیدار کرکے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے دل مچل رہے تھے۔دل میں نہایت آرام کے ساتھ ادب کے تمام تقاضوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان بچوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔اور حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف ٹکٹکی لگا کر خطاب سنتے رہے۔ہر کوئی چھوٹا بڑا اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کرکے ڈیوٹی دینے کو ترجیح دیتا ہے۔گویا نیا آسمان اور نئی زمین کا الہام پورا ہوتا دکھلائی دیتا ہے۔

امسال جلسہ سے ایک روز قبل میرے بڑے نواسے کوالرجی کی شکایت ہوگئی۔وہ اتنی تیزی سے پھیلی کہ خطرہ لاحق ہوا کہ شاید اس کی خاطر ہم جلسہ کی کارروائی سے پوری طرح مستفید نہ ہو پائیں۔ جیسا کہ اوپر میں درج کر آیا ہوں کہ میں نے اس دفعہ ہر کس و ناکس سے کثرت کے ساتھ یہ سنا تھا کہ میں نے حضور سے یہ دُعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضور کی دعاؤں کے طفیل یہ کام ہوگیا۔خاکسار کے ذہن میں یہی نسخہ آیا کہ میں بھی اپنے خداوند کریم جو شافی مطلق ہے پر بھروسہ کرتے ہوئے اس نیت کے ساتھ حضور سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔میں نے بذریعہ خط عزیزم عاطف کیلئے دُعا کی درخواست کردی کہ ہم اتنی دور سے جلسہ دیکھنے اور سننے کیلئے آئے ہیں اور یہ روک نظر آرہی ہے۔چنانچہ میرا خدا گواہ ہے کہ خط لکھنے کے چند لمحات کے اندر اندر الرجی دور ہونے لگی اور ہم تینوں دن اپنے گھر سے جلسہ کیلئے جاتے رہے اور خوب محظوظ ہوئے۔

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے
وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہے ہمارے لئے
دیئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے

ل۔منور

سانحہ لاہور میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے

میرے بہنوئی مکرم شیخ محمد یونس صاحب شہید

28 مئی کے شہدائے لاہور میں ایک نام میرے محترم بھائی شیخ محمد یونس صاحب کا بھی ہے۔ جو رشتے میں میرے بڑے بہنوئی تھے۔

میرے بھائی تعلق باللہ، توکل علی اللہ، انفاق فی سبیل اللہ میں قربانی کا رنگ دینی غیرت، دوسروں کی تکلیف کا احساس، خلافت سے محبت، خدمت دین کا جذبہ، صبروقناعت، عجز، مہمان نوازی جیسے بے شمار اوصاف کے مالک تھے۔

آغاز سے ہی دیکھا کہ بھائی جان خاندان کے ہر رشتہ کی مرتبہ کے لحاظ سے عزت وتکریم بجالاتے تھے۔ چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت کا سلوک بجالاتے۔ میری والدہ صاحبہ کو اکثر لوگ کہتے کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک سیرت داماد دیا ہے۔ ہر انسان کا مزاج سمجھ کر اس سے بات کرتے جس مزاج کا آدمی ہوتا اس سے اسی انداز میں گفتگو کرتے طبیعت میں مزاح کا عنصر بھی تھا۔ بیمار پرسی کے لئے جاتے تو جہاں تسلی اور دعائیں دیتے وہاں مریض کے ساتھ اس انداز سے گفتگو کرتے کہ اس کی آدھی بیماری جاتی رہتی۔

میں نے شروع ہی سے دیکھا کہ آپ کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔

زندگی میں اتار چڑھاؤ تو آتے ہی رہتے ہیں مگر کسی مسئلہ یا پریشانی کی صورت میں میں نے اس طرح نہیں دیکھا کہ وہ اس کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیں۔ ایسے حالات میں کہتے ہم تو صرف خدا کے آگے ہی جھک سکتے ہیں دعا ہمارا ہتھیار ہے اور کہتے کہ اپنی پریشانی بجائے دوچار اور لوگوں کو بتائیں جن کے پاس اس کا حل بھی نہیں۔ وہی وقت خدا کے حضور دعاؤں میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ فضل بھی فرمادیتا ہے اور دل بھی مطمئن ہوجاتا ہے۔

جب آپ کی شادی ہوئی اس وقت میری عمر تقریباً نو دس سال تھی۔ میں اپنے گھر میں چھوٹی تھی۔ میرے ساتھ بچپن ہی سے بڑا شفقت کا تعلق رہا مجھے ہمیشہ بیٹا کہہ کر بلاتے۔ میں اپنے بچپن پر غور کرتی ہوں تو محبتوں اور شفقتوں کا طویل سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ ؎

کچھ لوگ کسی بات پہ آتے نہیں یاد
کچھ لوگ کسی طور بھلائے نہیں جاتے

بے شمار واقعات میں سے ایک واقعہ تحریر کررہی ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میں کلاس 5th میں نصرت گرلز ہائی سکول میں پڑھتی تھی۔ ہمارا گھر فیکٹری ایریا میں تھا۔ ربوہ میں گرمی چونکہ زیادہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے گرمی سے شدید بخار آگیا۔ شام کو بھائی میرا حال پوچھنے کے لئے آئے اور نصیحت کی کہ آئندہ سکول سے چھٹی کے بعد ہمارے گھر آنا ہے اور شام کو میں خود گھر چھوڑ آیا کروں گا۔ 3 ماہ گرمی کے یہی معمول رہا۔ گرمیوں کی شام میں اکثر بھائی اور باجی ہماری طرف آتے رات کھانے کے بعد والد صاحب اور بھائی کی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوجاتا جو ہم سب بڑی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنتے۔ بھائی جان حضرت مسیح موعود کی سیرت کے واقعات، خلفاء اور رفقاء مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات سناتے کہ وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوتا۔ میرے والد بھائی جان کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے میں نے اکثر یہ بات نوٹ کی تھی کہ وہ بھائی جان کو ہمیشہ اپنی دائیں طرف بٹھاتے تھے۔

ہمیشہ سے خدا کے فضل کا سایہ آپ کے ساتھ تھا۔ قناعت پسندی آپ کا وصف تھا۔ سفید پوشی کا بھرم انہوں نے قائم رکھا۔ محدود آمدنی میں لباس کا بھی خیال رکھا اور مہمان نوازی بھی کی۔

ایک مرتبہ ہمارے بڑے ماموں جان والدہ صاحبہ سے کہنے لگے۔ آج کل جس سے حال پوچھو۔ تو لوگ اپنے دکھڑے بتانے لگتے ہیں۔ لیکن میں نے یونس سے جب بھی حال پوچھا۔ ہمیشہ مسکراتے چہرہ کے ساتھ الحمد للہ کہتے ہیں۔ حالانکہ انجمن کے دفاتر میں ملازم ہیں۔ ہمیں بھی پتہ ہے کہ کیا حالات ہیں لیکن چہرہ ہشاش بشاش رہتا ہے۔

بھائی جان اکثر کہتے میرے اوپر سر سے پاؤں تک اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں یہ ساری برکتیں میرے گھر میں خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ کی آنکھیں بھیگ جاتیں۔

محترم بھائی جان اپنے والدین سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اکثر اوقات اپنی والدہ مرحومہ کے واقعات سناتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ بھائی جان کا طریق تھا کہ جمعہ کے علاوہ عید کے دن بھی بہشتی مقبرہ جاتے۔ ایک مرتبہ ہم عید کی نماز پڑھ کر باجی کی طرف چلے گئے اس دن بھائی عید کی نماز سے لیٹ واپس آئے۔ آپ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے والد صاحب سے ملے آپ پر رقت کی سی کیفیت طاری تھی پھر سیدھے اندر کمرے کی طرف چلے گئے۔ آپ کے والد صاحب بھی آپ کے پیچھے تھے وہ بیٹے کی طبیعت سے واقف تھے باجی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے ''یہ (یعنی بھائی) اپنی ماں سے مل کر آیا ہے۔''

یہ بات سن کر میرے دل میں بھائی جان کی قدر اور بھی بڑھ گئی کہ کئی برس والدہ کی وفات کو گزر گئے لیکن آج بھی عید کے دن اسی محبت سے یاد کرتے ہیں۔ آخری بیماری میں جب آپ کے والد صاحب بیمار تھے انہیں سہارا دے کر واش روم لے کر جاتے، ان کو نہلاتے ان کے کپڑے خود دھوتے۔ بچوں کی طرح اپنی گود میں سہارا دے کر بٹھا کر کھانا کھلاتے۔

اپنے والدین کی طرح ساس سسر سے ان کا حسن سلوک بھی قابل ستائش تھا۔ چونکہ میرے دونوں بھائی امریکہ میں مقیم تھے ان کے بعد انہوں نے ہم دونوں بہنوں اور والدین کا بہت خیال رکھا۔ ہر لمحہ ہر دن ان کی محبت اور وفا کا ساتھ رہا۔

یہاں میں ایک واقعہ بتاتی ہوں جو والدہ صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہم دونوں بہنوں کی شادی ہوچکی تھی اور والد صاحب بھی وفات پا گئے تھے۔

والدہ صاحبہ باجی کے قریب ہی گھر میں رہتی تھیں۔ باجی اور بھائی دن میں دو مرتبہ امی جان کا حال معلوم کرنے جاتے۔ اگر کسی وقت باجی نہ جاسکتیں تو بھائی لازمی جاتے۔ اکثر بیماری میں ان کے لئے کھانا بھی بنا کر ساتھ لے جاتے۔ باجی ایک دن کسی دور کے حلقہ میں انتخاب کروانے گئی ہوئی تھیں واپسی پر لیٹ ہوگئیں۔ اس دن بھائی جان نے خود روٹی بنائی اور کھانا لے کر وقت پر والدہ صاحبہ کے پاس گئے۔ والدہ صاحبہ بتاتی تھیں کہ میں کھانا کھانے لگی تو مجھے روٹی سے اندازہ ہوا کہ آج روٹی نرگس نے نہیں بنائی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ روٹی (یونس) بھائی نے بنائی تھی۔ کہنے لگے مجھے فکر ہورہی تھی کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ نے کھانے کے بعد دوا لینی ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے نرگس کا انتظار نہیں کیا۔ والدہ صاحبہ جب یہ واقعہ مجھے بتا رہی تھی تو بھائی جان کو بہت محبت سے دعائیں دے رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں میں اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ اتنا نیک ہمدرد دل رکھنے والا بیٹا (داماد) مجھے دیا ہے۔

ہمارے والدین کی وفات کے بعد آپ نے ہم بہن بھائیوں کے سر پر اس طرح دست شفقت رکھا کہ ہمیں کبھی ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ آپ کا وجود ہمارے خاندان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ سارے خاندان میں اتفاق اور محبت انہی کی وجہ سے تھی۔ ہم بہن بھائی اور ہمارے بچے بھی آپ سے بے حد محبت کرتے۔ ہمارے دلوں میں اتنا احترام تھا کہ کبھی ان کی کسی بات کو رد نہ کرتے تھے۔ آپ کا گھر سب کا گھر تھا۔ محدود وسائل کے باوجود سب کو ہنستے چہرے کے ساتھ خوش آمدید کہتے۔ گرمیوں کی چھٹیاں ہونے سے پہلے ہی فون کردیتے چھٹیاں ہمارے پاس ہی گزارنی ہیں۔ بعض اوقات تو خود آکر لے جاتے۔

میرا بیٹا عزیزم مدثر احمد حفظ قرآن کے لئے ربوہ گیا تو بھائی جان نے اس کی دیگر ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بڑی محنت اور توجہ سے پڑھایا اور خاص کر ان کی نمازوں اور تربیت کا خاص خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

بچوں کی کامیابی چاہے دینوی ہو یا دنیاوی امتحانات میں سن کر بے حد خوش ہوتے اور بچوں کو انعامات بھی دیتے فون کر کے بھی بچوں سے پڑھائی کے بارے میں پوچھتے اور نصائح کرتے۔

خلافت ثانیہ، خلافت رابعہ اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دور آپ کو نصیب ہوا۔ اکثر اوقات ہمیں آنکھوں دیکھے واقعات ہمیں سناتے اور خلفائے سلسلہ کی تقاریر کے پوائنٹ آپ کو یاد ہوتے۔ جو آپ سے ہم نے سنے۔ جب خلیفۃ المسیح الرابع کا انتقال ہوا اس وقت میں ربوہ آپ کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ ہم سب ہی غم سے نڈھال تھے۔ مگر بھائی جان سب کو تسلی دیتے اور دعاؤں کی نصیحت کرتے۔ صبر وہمت کے ساتھ مجسم دعا بنے ہوئے تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے۔ اگلے دن میں پنڈی واپس آئی تو فون پر تسلّی دیتے رہے اور دعا کی نصیحت کرتے رہے۔ جب رات کو خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہوا تو فوراً مبارک باد کا فون کیا اور کہا تمہیں معلوم ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع نے کیا فرمایا تھا یہی کہ اب خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔

25/اپریل 2010ء کو بھائی جان اور باجی میرے پاس آئے۔ میرے پاس جب بھی آتے جمعہ نہیں چھوڑا۔ آپ خلافت کے ساتھ نظام جماعت کی بھی ہمیشہ اطاعت کرتے اور ہمیشہ مجھے بھی یہی نصیحت کرتے۔ نظام جماعت کے خلاف کبھی کوئی بات برداشت نہ کرتے تھے۔

25/اپریل کو بھائی جان آخری مرتبہ میرے پاس پنڈی آئے۔ ایک دن باتوں میں (باجی) اپنی اہلیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے نیک بیوی ملی اور پھر اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد دی ہے۔ اپنی اہلیہ کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگے ''آپ اندازہ نہیں لگاسکتیں کہ یہ کس کس کے ساتھ کس کس رنگ میں نیکی کرتی ہیں اور دل کی صاف ہیں۔ میری روح بھی ان سے بہت خوش ہے میں کہتا ہوں کہ جنت کے ہر دروازے سے ان کو صدا آئے گی۔''

26 مئی کو بھائی جان کا مجھے آخری فون آیا۔ فون پر حال و احوال پوچھنے کے بعد مبارک باد دی۔ میں خیر مبارک کہنے کے بعد ابھی پوچھنے ہی لگی کہ کس بات کی؟ کہنے لگے مبارک اس بات کی دے رہا ہوں کہ میرا مقالہ مکمل ہوگیا ہے اور میں چونکہ آپ کو دعا کے لئے کہتا تھا اس لئے آپ کو مبارک دے دوں۔ پھر کہنے لگے کہ تقریباً میں نے نصف ری چیک بھی کرلیا ہے۔ اس پر میں نے خوشی کا اظہار کیا۔ تو کہنے لگے ''اس مرتبہ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی غیر معمولی فضل میرے ساتھ تھا کہ باوجود اس کے کہ میری آنکھوں کا آپریشن بھی ہوا اور عُشارب (پوتا) مجھے مسلسل بیٹھنے بھی نہیں دیتا پھر بھی یہ مقالہ 45 دنوں میں مکمل ہوگیا ہے۔ کوئی غیبی طاقت تھی کہ قلم چلتا رہا کہ اتنے کم وقت میں مکمل ہوگیا۔''

پھر اپنے پوتے کی باتیں خوش ہوکر بتا رہے تھے اور ساتھ ساتھ دعائیں دے رہے تھے۔ آخری نصیحت جو مجھے کی وہ ان الفاظ میں تھی۔

''کہ بیٹا صرف ان بچوں کے لئے دعائیں نہیں کرنی جو سامنے ہیں بلکہ ان کے لئے بھی کرنی ہیں جو ابھی اس دنیا میں نہیں آئے اور ان کی اگلی نسلوں کے لئے بھی دعائیں کرنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیک تقویٰ کی راہوں پر چلنے والی خلافت سے محبت کرنے والی نسلیں عطا فرمائے۔ (آمین) کیونکہ ہم نے خلافت جوبلی کے موقع پر حضور انور کے ساتھ عہد کرتے ہوئے آنے والی نسلوں کو بھی خدا کے حضور پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے تمام شہداء کی عظیم قربانی کو قبولیت کا ایسا رنگ عطا فرمائے کہ ہم سب کو خلیفۂ وقت کے بابرکت ہاتھوں سے احمدیت کا جھنڈا فتح کے ساتھ غالب ہوتا ہوا نظر آئے۔ آمین

شکر للہ کہ وفا کے پھول مرجھائے نہیں
ہیں شگفتہ موسموں کی شدتوں کے باوجود
گردش افلاک بھی ہم کو ہلا پائی نہیں
ہم رہے ثابت قدم سب گردشوں کے باوجود

پُر رعب و پُر شوکت چہرہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں حضرت مسیح موعود ہمہ شفقت اور کامل کرم فرما تھے لیکن آپ کا چہرہ مبارک ایسا پُر رعب اور پُر شوکت تھا تجلیات الٰہیہ کی ایک شان اس سے ہویدا تھی کہ کوئی شخص ٹکٹکی لگا کر آپ کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا، دلبری اور رعنائی کے وہ لوازم جو ایک خوبصورت اور وجیہ چہرہ پر نمایاں ہونے چاہئیں وہ کامل صفائی کے ساتھ درخشاں تھے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ اول از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 3)

مکرم فخر الحق شمس صاحب

آج کے جدید دور کے لئے روحانی خزائن

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کو ان لوگوں تک پہنچانے کی ضرورت ہے جو بُری تعلیموں سے متاثر ہیں

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کا نام اس دور کے دینی مہمات کے تقاضوں اور ساری دنیا میں آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کو لہرانے کے لئے سلطان القلم رکھا اور آپ کے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حضرت اقدس نے اپنی زندگی میں 85 کتب اور ڈھیروں تحریرات تصنیف فرما کر اللہ تعالیٰ کے نام عطا کئے جانے کی نہ صرف لاج رکھ لی بلکہ آنحضرت ﷺ کے پرچم کو دنیا کے ملکوں میں لہرائے جانے کے پروگرام کی ایسی بنیادیں استوار کر ڈالیں جن پر آنے والے خلفاء نے بلند و بالا عمارات تعمیر کیں۔ حضرت اقدس نے اپنی کتب ملفوظات، تحریرات، مکتوبات اور اشتہارات کے ذریعہ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی صداقت اور بلند شان ثابت کرنے کے ناقابل تردید ثبوت فراہم کئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بے شمار معارف و حقائق قرآنیہ اور متعدد علوم عطا فرمائے گئے۔ آپ کی قلم تھک جاتی تھی لیکن دل میں موجود جوش نہیں تھکتا تھا اور ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہوا محسوس ہوتا۔ یہ خزائن جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ہزاروں سال بعد عطا کئے گئے جماعت احمدیہ کیلئے گرانقدر سرمایہ حیات ہیں۔ اور اب قیامت تک قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے حق میں ان سے زیادہ نہ کوئی لکھ سکتا ہے اور لکھا جائے گا۔

آج کے ترقی یافتہ دور کی وہ نوجوان نسل جو الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کی رنگینیوں کے زیر اثر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے ان صحائف سے دور ہے تو ان کو یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور میں تمام روحانی ترقیات حضرت مسیح موعود کے علم کلام سے وابستہ کردی ہیں۔ واقعی اگر وہ احمدی نوجوان ان کتب سے دور ہیں ان کا مطالعہ شروع کردیں تو ان کو وہ خزائن مل جائیں گے جن کی وجہ سے اس دنیا میں بھی فائدہ ہوگا اور ان روحانی خزائن کو آخرت کے لئے بھی بچا کے رکھ لیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب اور دینی تالیفات کو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو سچی راہ دکھانے والی قرار دیا ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ کتب کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار ہیں۔ حضرت اقدس نے ان لوگوں کو جو خدا کے مامور اور مرسل کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتے وہ تکبر سے حصہ لیتے ہیں۔ نجات حاصل کرنے کا گُر بھی حضور نے یہ بیان فرمایا ہے کہ کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔

حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کرنے والے یا یوں کہنا چاہئے کہ آپ کے علم کلام پر غور و فکر کرنے والے بڑے ہوں یا چھوٹے بزرگ ہوں یا نوجوان اپنی گفتگو اور تحریر میں بہت اثر اور گہرائی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں میں ان علوم و معارف کا وافر حصہ ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں جا بجا بیان فرمائے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو؟ حضرت اقدس کو وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سائنس و ٹیکنالوجی کے اس دور میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ روحانی انقلاب مقدر کیا ہوا تھا اور حضور کا کلام اس جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلمی اسلحہ پہنا کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتارا ہے۔ تا کہ آپ دین حق کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ دکھلائیں۔ حضرت اقدس نے کئی جگہ یہ فرمایا ہے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو، نیز فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے ان کو پاک صاف کروں۔

آیئے !! آج ہم یہ سوچیں کہ اگر ہم ان خزائن کو حاصل کرنے میں سست ہیں یا ہم سے یہ کوتاہی ہو رہی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم یہ پلاننگ کریں کہ یہ خزائن ہمارے لئے ہیں اور ہم ہی سب سے بڑے ان کے امیدوار ہیں۔ ہم نے حضرت اقدس کے علم کلام کو اپنے سینے سے لگانا ہے۔ صرف سینے سے ہی نہیں لگانا بلکہ سینے میں اتارنا بھی ہے۔ اس کو پڑھنا ہے، عمل کرنا ہے، اپنے بھائیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کو اس کی تلقین بھی کرنی ہے اور پھر ایک اہم مقصد یعنی دعوت الی اللہ میں انہی الٰہی علوم کو بطور ہتھیار استعمال کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی کتب کا روزانہ مطالعہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ایک مرتبہ روزانہ پڑھنے کی روٹین بن جائے تو پھر یہ پختہ عادت میں شامل ہو جاتا ہے۔ روزانہ چند صفحات سے آغاز کریں اور نسبتاً کم ضخامت کی کتب اور جو حضور نے اپنی زندگی کے آخری دور میں رقم فرمائی ہیں ان کتب کو پہلے پڑھنا شروع کریں۔ میرے ایک محترم استاد سالہا سال سے تہجد کے بعد اور نماز فجر سے پہلے روحانی خزائن کا بلاناغہ مطالعہ کرتے ہیں اور اس طرح انہوں نے کئی مرتبہ حضرت اقدس کے علم کلام کا دور مکمل کرلیا ہے۔ یہ ایسا وقت ہے جس میں کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔ اگر اس دور کے نوجوانوں کو یہ عادت پڑ جائے تو وہ دنیا کے کسی بھی علم میں مات نہیں کھائیں گے۔

اب میں آپ کو حضرت اقدس کی کتب میں سے چیدہ چیدہ موضوعات کی بہت مختصر جھلک دکھانا چاہتا ہوں جس سے آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ واقعی الٰہی نوشتے ہیں موضوعات کی تعداد تو لاکھوں سے بھی زیادہ ہوگی لیکن ان میں سے چند یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل، خدا شناسی۔ متعدد آیات قرآنی کی بے نظیر اور پُر معارف تفسیر۔ عربی کو تمام زبانوں کی ماں قرار دینا۔ حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت فرمائی اور محلّہ خانیار سرینگر کشمیر میں قبر کا انکشاف۔ مرہم عیسیٰ کی دریافت۔ حضرت باوا نانک الٰہی دین کے ایک پوشیدہ خادم تھے اور آپ نے دل و جان سے آنحضرت ﷺ کی نبوت قبول کی، چولہ بابا نانک کے بارے میں تحقیق اور انکشافات۔ علم طب کے حوالے سے بہت سے علوم کا بیان اور قیمتی نسخے، مختلف فلاسفروں، دانشوروں، فلسفیوں، صوفیوں اور بزرگان کا صحیح تعارف اور ان کے کارنامے۔ الہام کی حقیقت۔ جسم اور روح کا تعلق۔ انسان کی طبعی اور روحانی حالتیں۔ انسانی زندگی کے مدعا کے حصول کے وسائل۔ کسوف و خسوف کے حقائق۔ دعا، لقائے الٰہی، صراط مستقیم، اخلاق تزکیہ نفس اور بیعت کی حقیقت۔ مختلف پیشگوئیوں کے ذریعے دین حق کی سچائی۔ وصیت کا نظام۔ جماعت احمدیہ کو بلیغ نصائح اور خلافت کا دائمی نظام وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تعلیمات کو اپنے اندر جذب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد انوار الدین سعید صاحب گوٹن برگ سویڈن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی الماس انوار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعمر 5 سال اور 10 ماہ میں اپنی والدہ مکرمہ روحی انوار صاحبہ کی مدد سے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا ہے۔ 18 نومبر 2012ء کو بیت ناصر گوٹن برگ سویڈن میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے بعد مکرم یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ نے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ موصوفہ محترم چوہدری محمد سعید اشرف صاحب مرحوم آف مغل پورہ لاہور کی پوتی اور محترم نعیم احمد خان صاحب سیکرٹری مال گلشن راوی لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن کریم کی برکات اور ہمیشہ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرماتا چلا جائے اور ان کو جماعت کا بے حد مفید وجود بنائے اور ہمیشہ والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم عامر نفیس صاحب مربی سلسلہ اوچ شریف ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 22 دسمبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے عطاء الحی ماھد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد باجوہ صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ کا پوتا اور مکرم طاہر احمد محمود صاحب دار الفتوح غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، لمبی فعال زندگی والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم مبشر احمد صاحب طاہر فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم تنویر احمد تبسم صاحب ابن مکرم حاجی احمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا سلام ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کاشمیری مربی سلسلہ نے مورخہ 11 نومبر 2012ء کو مکرمہ زبیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم طالب حسین صاحب خادم طاہر آباد شرقی ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا اور رخصتی ہوئی۔ دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ قیصرہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی بھابھی اہلیہ مکرم خالد جاوید چیمہ صاحب جرمنی برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں اور جرمنی کے ہسپتال کے ICU میں زیر علاج ہیں اور اسی طرح میرے بھائی مکرم رئیس احمد چیمہ صاحب جرمنی کے دائیں گردے میں ٹیومر کی وجہ سے گردہ نکالنے کیلئے آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ اور محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مربی افریقہ و امریکہ کی بیٹی مکرمہ عائشہ الٰہی صاحبہ عرصہ 6 ماہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ 8 مرتبہ کیموتھراپی ہوئی۔ اور اب مورخہ 9 جنوری 2013ء کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن مکرم مرزا لطیف احمد صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ روبینہ رفیق صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم فہیم احمد زاہد صاحب ابن مکرم وسیم احمد شاہد صاحب اسلام آباد مورخہ 30 ستمبر 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے کیا۔ دولہا مکرم نواب دین صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ عمر 80 سال اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 6 جنوری 2013ء کو کچھ عرصہ بیمار رہ کر قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مقامی طور پر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم جمیل احمد شہزاد صاحب نے اسی دن پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ نے عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کروائی۔ موصیہ کے خاوند مکرم محمد صادق صاحب درویش قادیان بہت سے جماعتی عہدوں پر رہے جن میں سابق سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بھی رہے۔ مرحومہ نیک، عبادت گزار، قرآن کریم بیماری کے باوجود آخری عمر تک پڑھتی رہیں اور جماعت اور خلافت سے خاص لگاؤ تھا۔ مہمان نواز تھیں۔ مکرم محمد صادق صاحب کی وفات مورخہ 28 جنوری 2007ء کو ہوئی تھی۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم احمد صادق صاحب یو ایس اے، خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ نعیمہ شب خیز صاحبہ اہلیہ مکرم شب خیز اختر صاحب جوہر ٹاؤن لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا منظور احمد انجینئر صاحب نائب صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم میاں نعیم اللہ صاحب مقیم کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 19 دسمبر 2012ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سابق نائب امیر جماعت لاہور حال کینیڈا کے بھانجے، خاکسار اور مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم لاہور کے برادر نسبتی تھے۔ بیت التوحید لاہور میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور ہانڈو گوجر کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیوہ اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید عامر احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ طارق روڈ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی جان محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید رحمت علی شاہ صاحب مرحوم کراچی مورخہ 29 دسمبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ خاکسار نے مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو بیت العزیز عزیز آباد میں پڑھائی اور بیرون ملک سے تین بیٹوں کی آمد کے بعد میت کو ربوہ لے جایا گیا جہاں دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے ساری عمر عاجزانہ رنگ میں گزاری۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، خدا ترس، غریب پرور، ہنس مکھ اور اپنوں اور غیروں کا دکھ بانٹنے والی تھیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں جاتیں تو حضور انور سے ملاقات کر کے تمام خاندان کا سلام اور دعا کی درخواست کرتی تھیں۔

مرحومہ نے یادگار میں مکرم سید سرور احمد شاہ صاحب، مکرم سید محمد سرفراز شاہ صاحب، مکرم سید نسیم احمد شاہ صاحب آف جرمنی، مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب جرمنی، مکرم سید ندیم احمد شاہ صاحب جرمنی، مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب آف جرمنی، مکرم سید شاہد احمد شاہ صاحب دستگیر کراچی، تین بیٹیاں مکرمہ نسرین اقبال صاحبہ آف جرمنی، مکرمہ سیدہ نورین صاحبہ کراچی، مکرمہ نوشین ساجد صاحبہ کراچی چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ڈرمیکسو اینڈ ڈرمو کیور کریم
داغ دھبے، چھائیاں، کیڑا کاٹ جائے، جلد جل جائے
نیز پھلبہری کے آغاز میں بھی مفید
قیمت -/30 روپے
طبیبوں کو خصوصی رعایت
-/15 روپے
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ رابطہ: 0333-6568240

عجائبات عالم

سینٹ پال کیتھڈرل۔لندن

قرون وسطیٰ کے دور میں یورپ میں گاتھ طرز تعمیر کے جو گرجا گھر بنائے گئے تھے اور جن کی خصوصیت نوک دار محراب ہوتی تھی وہ عمارتیں طرز تعمیر کی نادر شاہکار ہیں۔لندن شہر میں بنایا جانے والا گرجا گھر سینٹ پال تھا اور ماہر تعمیر سرکر سٹوفررین تھا جس کے دور کا آغاز 1632ء سے ہوتا ہے۔رین نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کا آغاز ایک سائنسدان کی حیثیت سے کیا تھا۔اس نے ڈیزائننگ کی کوئی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی بلکہ اپنے ذاتی شوق سے خود ہی مختلف عمارتیں ڈیزائن کی تھیں۔

سینٹ پال کا نادر ڈیزائن بنانے کے بعد رین نے لندن کے جن گرجا گھروں اور پبلک عمارتوں کے ڈیزائن بنائے ان کی تعداد 52 ہے۔سینٹ پال گرجا 1675ء اور 1710ء کے دوران اس جگہ پر بنایا گیا تھا جہاں قدیم از منہ وسطیٰ کا ایک گرجا تھا جو ایک آگ کے نتیجے میں تباہ ہوا تھا۔

سینٹ پال کا سب سے خوبصورت حصہ عظیم گنبد ہے۔یہ گنبد بے شمار ستونوں پر کھڑا ہے۔اس کے اوپر پتھر کی بنی ایک لالٹین ہے۔لالٹین کے اوپر ایک گنبد اور اس کے اوپر ایک صلیب کا نشان ہے۔گنبد 336 فٹ بلند جبکہ اس کا قطر 131 فٹ ہے۔اس کے خوبصورت تناسب نے اسے یورپ کا سب سے نفیس گنبد بنا دیا ہے۔یہ گنبد ڈیزائن کرتے وقت کرسٹوفررین نے بڑی مہارت دکھائی۔باہر سے یہ گنبد اتنا لمبا نظر آتا ہے کہ یہ اپنے اردگرد کی تمام عمارتوں پر چھایا ہوا محسوس ہوتا ہے۔اسے اندر سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک لمبی چمنی ہے۔

اس گنبد کا پتھر کی ایک بہت بھاری لالٹین کے وزن کو برداشت کرنا بھی بہت بڑا مسئلہ تھا۔اس مسئلے کا حل اس طرح تلاش کیا گیا کہ ایک ہی گنبد کے اندر تین گنبد بنائے گئے۔اندرونی گنبد متاثر کن اور اونچا ہے لیکن بہت زیادہ بلند نہیں ہے۔دوسرا گنبد جو نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔اینٹوں سے بنا مخروطی شکل کا ہے۔اس گنبد نے ہی لالٹین کا وزن اٹھا رکھا ہے۔بیرونی گنبد لکڑی کا بنا ہوا ہے اور اس پر سیسہ چڑھا ہوا ہے۔باہر سے سینٹ پال کی عمارت دو منزلہ نظر آتی ہے۔اس منصوبہ بندی نے اس عمارت کی بلندی اس قدر کر دی ہے کہ عظیم گنبد کا اس کے ساتھ صحیح تناسب پیدا ہوا ہے۔سینٹ پال کے مغربی کنارے پر اندر داخل ہونے کا جو مرکزی راستہ ہے اس کا پورچ دو منزلہ ہے۔یہ پورچ ستونوں پر قائم ہے۔اس پورچ کے اوپر کے مثلث حصہ پر سینٹ پال کی شبیہ کندہ کر کے ابھاری گئی ہے۔یہاں سامنے کے حصہ پر دونوں جانب دو خوبصورت گھنٹہ گھر ہیں۔گنبد کے ساتھ ساتھ یہ دونوں ٹاور بھی رین نے ڈیزائن کئے جو شاہکار سمجھے جاتے ہیں۔اس عمارت کا خالق کرسٹوفررین خود اس گرجے کے جنوبی راستے کے نیچے دفن ہے۔اس کی قبر کے اوپر دیوار پر ایک کتبے پر اس کے کوائف درج ہیں۔

خبریں

نیند کی کمی یادداشت پر اثر انداز حالیہ سائنسی تحقیق کے مطابق نیند کی کمی یادداشت پر اثر انداز ہوتی ہے اور بہتر حافظے کیلئے نیند پوری کرنا نہایت اہم ہے۔امریکہ میں کی گئی اس تحقیق کے مطابق سکول جانے والے وہ بچے جو رات کی نیند لیتے ہیں وہ سکول میں زیادہ تیزی سے اپنا سبق یاد کر لیتے ہیں۔ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے رات میں مکمل نیند لینے سے نہ صرف اگلے دن دماغ تروتازہ ہوتا ہے بلکہ نیند کے دوران دماغ میں اسی سبق کو دہرانے کا عمل بھی جاری رہتا ہے اور یوں اسی دن کا سبق بہتر طور پر ذہن نشین بھی ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 نومبر 2012ء)

ائیر پورٹ پر نوٹ سونگھنے والے کتے کی خدمات دھماکہ خیز مواد کا سراغ لگانا ہو یا منشیات کا،اس کیلئے تربیت یافتہ کتوں کا استعمال تو آپ نے سنا ہوگا لیکن اٹلی میں ٹیکس چوروں کو پکڑنے کیلئے بھی کتوں سے کام لیا جارہا ہے۔اطالوی کسٹمز حکام نے نیپلز ائیر پورٹ پر مسافروں کے سامان میں کرنسی کا سراغ لگانے کیلئے کتے تعینات کئے ہیں۔کسٹمز حکام کا کہنا ہے کہ سامان میں چھپے ڈالر، یورو، پونڈ یا روبلز ان کی نظر سے تو چھپ سکتے ہیں لیکن یہاں تعینات ''سٹیلا'' نامی دو سالہ کتا چند سیکنڈ میں ہی یہ چوری سونگھ کر پکڑ لیتا ہے۔اس کتے کو ''کیش ڈاگ'' کا نام بھی دیا گیا ہے۔اس کتے نے کسٹمز حکام کے دل میں اپنی جگہ بنالی ہے کیونکہ ٹیکس چوری اور ناجائز طور پر کرنسی ٹرانسفر سے اٹلی کو سالانہ 340 ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا تھا جبکہ اس ''کیش کتے'' نے اب تک چالیس لاکھ ڈالر کی غیر قانونی رقم پکڑی ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔

(روزنامہ دنیا فیصل آباد 9 نومبر 2012ء)

یورپ کا طویل ترین کیبل راستہ مسافروں کیلئے شہر نزنی نوو گورد سے شہر بور تک آنے جانے کی خاطر روس کے وسطی دریا وولگا پر بنائی گئی کیبل کار کی کیبل کی لمبائی ''گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈز'' میں درج کر لی گئی ہے۔اس بارے میں مذکورہ کیبل کار کمپنی کی سائٹ پر بتایا گیا ہے۔ماہرین نے اس راستے کو یورپ کا طویل ترین کیبل راستہ تسلیم کیا ہے۔اس کیبل کار کا استعمال فروری 2012ء سے شروع کیا گیا ہے۔کیبل کی کل لمبائی 3600 میٹر ہے اور اس پر 8۔افراد کی گنجائش والی 56 کیبل کاریں چلتی ہیں اور ایک ہزار مسافروں کو ایک گھنٹے میں ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچایا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ دنیا فیصل آباد 8 نومبر 2012ء)

جنگ کے اثرات: عراق میں عجیب الخلقت بچے پیدا ہونے لگے امریکہ کی طرف سے عراق میں مسلسل جنگ اور بمباری کی وجہ سے عجیب الخلقت اور پیدائشی بیماریوں کا شکار بچے پیدا ہو رہے ہیں۔فلوجہ میں 2004ء میں امریکی فوجیوں نے پورے شہر کو بمباری سے تباہ کر دیا تھا۔پھر سات ماہ کے بعد امریکی فوجیوں نے فلوجہ میں ہلاکت خیز ہتھیار استعمال کئے جو ویت نام جنگ کے بعد شہری آبادی پر پہلی بار استعمال کئے گئے۔اسی طرح بصرہ میں 800 ٹن بموں اور چلائے جانے والے دس لاکھ گولوں سے خارج ہونے والے تابکار مواد سے بڑے سر والے، ٹیڑھی ہڈیوں، غیر معمولی طور پر بڑی آنکھوں والے اور پھولے پیٹ اور پیدائشی طور پر امراض قلب میں مبتلا بچے پیدا ہونے لگے ہیں۔ان زہریلے ہتھیاروں کے اثرات پانی، مٹی خوراک اور ہوا میں شامل ہوگئے ہیں۔فلوجہ کے جنرل ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ جنگ کے بعد پیدا ہونے والے ایک چوتھائی بچے پیدائش کے سات دن بعد مر گئے اور مرنے والے بچوں میں سے تین چوتھائی ایسے تھے جو تابکاری اور کیمیائی اثرات کی وجہ سے ماں کے پیٹ میں عجیب الشکل ہو چکے تھے۔

(روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد 23/اکتوبر 2012ء)

درخواست دعا

مکرم افضل طاہر صاحب صدر حلقہ رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ سمیرا طاہر صاحبہ بعمر 16 سال بنت مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کا ایک پیچیدہ آپریشن مورخہ 8 جنوری 2013ء کو شوکت خانم ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔طبیعت بہتر نہیں ہو رہی ہے۔موصوفہ مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی پوتی ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

زدجام عشق
زدجام عشق خاص
کستوری والی
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

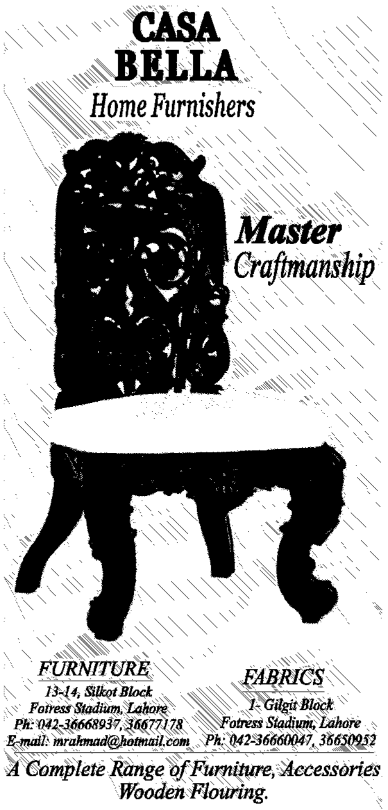

FR-10